زِندگی کا کلام

حوالہ: اعمال 13:19 تا 16 آیت

''مگر بعض یہودیوں نے جو جھاڑ پھونک کرتے پھرتے تھے یہ اِختیار کیا کہ جن میں بُری رُوحیں ہوں اُن پر خُداوند یسُوع کا نام یہ کہہ کر پھوکیں کہ جس یسُوع کی پولوس منادی کرتا ہے میں تم کو اُسی کی قسم دیتا ہوں۔ اور سِکوا یہودی سردار کاہن کے سات بیٹے ایسا کیا کرتے تھے۔ بُری رُوح نے جواب میں اُن سے کہا کہ یسُوع کو تو مَیں جانتی ہوں اور پولوس سے بھی واقف ہوں مگر تم کون ہو؟۔ اور وہ شخص جس پر بُری رُوح تھی کُود کر اُن پر جا پڑا اور اُن دونوں پر غالب آ کر ایسی زیادتی کی کہ وہ ننگے اور زخمی ہو کر اُس گھر سے نکل بھاگے۔''

اِس حوالے میں ہم پڑھتے ہیں کہ پولوس رسول ایک عجیب وغریب جگہ پر گیا اور وہاں اُسے ایسے لوگوں کا گروہ مِلا جو خُداوند کا نام غلط اِستعمال کر رہے تھے۔ اور اُس نے اُن سے پوچھا کہ کیا اُنھوں نے رُوح القدس حاصل کر لیا ہے اور اُنھوں نے کہا کہ اُنھوں نے تو کبھی رُوح القدس کا نام بھی نہیں سُنا۔ اور اُنھوں نے اُس کو بتایا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اُنہیں توبہ کے بعد خُدا باپ کے نام پر بپتسمہ دیا اور پولوس نے اُن کو بتایا کہ اُنہیں مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے اور اُن کو یسُوع کے نام پر بپتسمہ دیا اور اُن پر ہاتھ رکھے اور اُنہیں رُوح القدس ملا۔ اَب اُن کا بپتسمہ مکمل ہوا تھا کیونکہ اَب اِس کو مختلف حصوں میں کیا گیا تھا۔ اور اَب یہ خُداوند کے حُکم کے مطابق کیا گیا جو کہ اُس نے اپنے اپاسٹلز کو دیا تھا کہ تم دُنیا میں جاؤ اور اُنہیں باپ۔ بیٹے اور رُوح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ اِس طرح اُنھوں نے نبوت کی اور غیر زبانوں میں کلام کیا جس کو وہ اُس سرزمین پر سمجھتے بھی تھے۔ پولوس رسول کے پاس بہت بڑی طاقت تھی کہ وہ شفا دے اور بدرُوحوں کو نکالے تاکہ خُدا کی برکت اُنہیں ملے۔ ہم اُس واقعہ کے متعلق پڑھتے ہیں جب سردار کاہن کے بیٹوں نے بھی اِس طاقت کو اِستعمال کیا اور وہ لوگوں کو مسیحی اِیمان میں تبدیل کر رہے تھے۔ مگر اُن کی طاقت اُن سے جا رہی تھی پھر بھی وہ بدرُوحوں کو نکالتے پھرتے تھے۔ وہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح اور پولوس کا نام اِستعمال کرتے تھے لیکن اُن کا اِیمان اُن پر نہیں تھا۔ وہ صرف اُن کا نام اپنی بہتری کے لئے استعمال کرتے تھے اِس لئے بدرُوح نے اُن سے کہا کہ یسُوع کو تو وہ جانتی ہے اور پولوس سے بھی واقف ہے مگر تم کون ہو؟ جو اِس طاقت کو اِستعمال کرتے ہو۔ یہ تو صرف ہمارے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح کی طاقت ہے۔ اُس کی اِس طاقت پر اِیمان رکھنا راست بازی کے ذریعے ہمارے بدن میں داخل ہوتا ہے اِس لئے وہ آدمی جس میں بدرُوح

تھی کُود کر اُن پر ٹُوٹ پڑا اور اُن کو ننگا اور زخمی کر دیا۔ یہاں تک کہ اُنہیں وہاں سے بھاگنا پڑا جہاں کہ اُس بدرُوح کی طاقت تھی۔ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ جب تک ہم راست بازی کو اِختیار نہ کریں اور جب تک ہم اِس عمل کو اُس کی اپنی جگہ پر ادا نہ کریں ورنہ ہم پر بھی بدرُوح کا اثر ہو سکتا ہے۔ اِیمان کے بغیر ہم بھی تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اِیمان کے بغیر وہ طاقت ہمیں مل ہی نہیں سکتی۔

اِیمان کے ذریعے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے زمانے میں خُدا کا فضل ہے کیونکہ وہ کبھی کبھار ہی ہوتا ہے کہ کوئی بدرُوح ہمارے اندر کام کرے۔ خُدا کے کلام کے مطابق وہ اپنے فرشتے کو بھیجتا ہے جو یہ کہتا ہے۔"افسوس۔ افسوس اِس زمین پر افسوس۔ کیونکہ خُدا خود زمین پر ایسے لوگوں کی خواہش کے مطابق بدرُوحوں کو بھیجتا ہے مگر اَب وہ اُن کو چھڑائے گا۔"

ہم مُکاشفہ کی کتاب میں پڑھتے ہیں کہ خُدا نے اُس اتھاہ گڑھے کو کھولا جہاں آگ اور گندھک کا دُھواں پھیل جائے گا۔ اور بدرُوحیں ٹڈی دل کی مانند پھیل جائیں گی۔ اور جیسا کہ کلام میں لکھا ہے کہ خُدا نے شیطان پر یہ شرط لگا دی کہ وہ اُن لوگوں کو نہیں چھیڑے گا جن کے ماتھے پر برّہ کی مہر لگی ہوگی۔ وہ زمین کی ہری ہری گھاس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ وہ خُدا کی مخلوق پر تباہی نہیں لائے گا لیکن صرف وہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور اپنی بُری طاقت کو بنی نوع اِنسان کے خلاف اِستعمال کر سکتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ وہ آگے بڑھے اور ایسے بچھو بن گئے جن کی طاقت اُس دُھوئیں میں تھی جو کہ اُن کے مُنہ میں سے نکلتا تھا۔ اُن کی طاقت اُن کے ڈنگ میں تھی جو اُن کی دُم میں تھا۔ اُن کے پاس اِنسانوں کو مار ڈالنے کی طاقت نہ تھی۔ لیکن اُن کے پاس یہ طاقت تھی کہ وہ اُن کو بہت زیادہ تکلیف دیں اور پانچ مہینے تک اذیت میں گزاریں۔ وہ موت کو تلاش کرنا چاہتے تھے۔

اِس کو دیکھ کر ہم اپنے ذہنوں میں اُس کی تصویر لاتے ہیں جو کچھ آج کی دُنیا میں واقع ہو رہا ہے۔ کیونکہ شیطان کے پیروکار دُنیا کے لوگوں کو ادویات کی لعنت میں دھکیل رہے ہیں۔ اُن کے مُنہ سے نکلنے والا دُھواں اور اُن کی دُم میں سے نکلنے والا ڈنگ لوگوں کو مار تو نہیں ڈالتا مگر کئی مہینوں تک اذیت دیتا رہتا ہے کیونکہ بدرُوحیں دُنیا میں اپنا کام کئے جا رہی ہیں۔ آج جو شخص بھی بحالی کی بات کرتا ہے وہ اِس کے مطلب کو سمجھ سکتے ہیں۔ وہ پہچان سکتے ہیں کہ بدرُوحیں دُنیا میں کیا کچھ کر رہی ہیں کیونکہ وہ سب لوگ یہی کہانی سُناتے ہیں کہ اُنہیں آوازیں آتی ہیں۔ یہ آوازیں اُن کے ذہن میں داخل ہو جاتی ہیں اور اُنہیں ہر بُری چیز کرنے کے لئے کہتی ہیں اور وہ سمجھ نہیں سکتے کہ وہ بُرے لوگ کیونکر اُن کو سُن نہیں سکتے۔

اِس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ یہ چیزیں واقعی اِس دُنیا میں ہو رہی ہیں اور ہم کلامِ مقدس میں پڑھتے ہیں کہ یہ سب شیطان کے پیروکار ہیں جو دُنیا میں شیطان کی طاقت کو ظاہر کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اِس لئے ہمیں بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم زمانے کے اُس دَور سے گُزر رہے ہیں جہاں ایک بار پھر بدرُوحیں دُنیا میں ہر جگہ دیکھی جائیں گی اور ہمیں اپنے گھروں کو اپنے دِلوں کو اور اپنے خاندانوں کو اِن سے بچانے کی ضرورت ہے۔ اور اِس کا بچاؤ صرف مسیح کی راست بازی اور خُدا کے کلام سے ہے۔

سب سے پہلے تو اپنے گھروں کو عبادت کی جگہ بنائیں۔ اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ اُن کی زِندگیوں کو تحفظ کی ضرورت ہے۔ عبادت میں شریک ہونے کے متعلق لاپرواہی نہ کریں۔ اپنے اندر یہ عہد کریں کہ ہم اپنے ماتھوں پر خُدا کی مہر لگائیں گے اور ایسا ذرہ بکتر پہنیں گے کہ بدرُوحیں بھی کانپ اُٹھیں گی۔

یعقوب 19:2 آیت:

''تُو اِس بات پر اِیمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔
شیاطین بھی اِیمان رکھتے ہیں اور تھرتھراتے ہیں۔''

ہمیں خُدا کی برکت کی تکمیل ملتی ہے جب ہم اپاسٹل کے کلمات برکت میں یہ کہتے ہیں:

''ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا فضل۔خُدا باپ کی محبت اور رُوح القدس کی رفاقت و شراکت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔''

آیئے اِیمان کی رُوح سے اِس کو قبول کریں!

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.26 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: یعقوب 14:2 تا 20 آیت

''اَے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ مَیں اِیمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا اِیمان اُسے نجات دے سکتا ہے؟۔ اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہو اور اُن کو روزانہ روٹی کی کمی ہو۔ اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کے ساتھ جاؤ۔ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں تن کے لئے درکار ہیں وہ اُنہیں نہ دے تو کیا فائدہ؟۔ اِسی طرح اِیمان بھی اگر اُس کے ساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مُردہ ہے۔ بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تُو تو اِیمان دار ہے اور مَیں عمل کرنے والا ہوں۔ تُو اپنا اِیمان بغیر اعمال کے تو مجھے دِکھا اور مَیں اپنا اِیمان اعمال سے تجھے دِکھاؤں گا۔ تُو اِس بات پر اِیمان رکھتا ہے کہ خُدا ایک ہی ہے خیر۔ اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی اِیمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں۔ مگر اَے نکمے آدمی! کیا تُو یہ بھی نہیں جانتا کہ اِیمان بغیر اعمال کے بے کار ہے؟۔''

ایسا اِیمان جسے ہم دیکھتے ہیں آسان بھی ہے اور قدرتی بھی۔ وہ اِیمان جسے کسی اور نے دیکھا ہے اور ہمیں بتایا ہے آسانی سے قابلِ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ ہمیں اُس آدمی پر مکمل اعتماد نہ ہو۔ جو کہ ہمیں کہانی بیان کرتا ہے۔ ایسے شخص پر ہم یقین کر لیں گے جب وہ ہمیں مشورہ دیتا ہے۔ خواہ یہ کاروبار میں ہو یا کسی اور معاملے میں ہم اُس کے مشورے کی پیروی کریں گے اور اُس پر عمل کریں گے۔

یسُوع مسیح نے توما سے کہا:

''توما! تُو مجھے دیکھ کر اِیمان لایا مبارک ہیں وہ جو بغیر دیکھے اِیمان لائے ہیں۔''

اندھا شخص اُس آدمی پر اعتبار کرتا ہے جو دیکھ سکتا ہے۔ خُداوند یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی اُس پر بھروسا کریں اور اپنی زِندگی کے لئے یہ فکر مت کریں کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پہنیں گے اور نہ اپنے جسم کی کہ ہم کیا پہنیں گے۔ کیا زِندگی کھانے سے اور جسم پہننے سے زیادہ اہم نہیں ہیں۔

متی 25:6 آیت:

> ''اِس لئے مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کی فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟۔''

ملاکی 10:3 آیت:

> ''پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اِسی سے میرا اِمتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر برکت برساتا ہوں کہ نہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے۔''

متی 34:25 آیت:

> ''اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنایِ عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔''

اِس سے پہلے کہ ہم اِن وعدوں کو وصول کریں ہمیں اپنے اِیمان اور اُس کی تابعداری کو ثابت کرنا ہے۔ کیا ہم نے اُس کی بادشاہت اور راست بازی کو تلاش کر لیا ہے؟ کیا ہم اُس کی مرضی کے تابع ہیں؟ اُس نے فرمایا: ''میں بھوکا تھا۔ پیاسا تھا۔ ننگا اور بیمار تھا؟ کیا ہم نے اُس کو دیا؟

کسی دوست پر اعتبار کرنا اور اُس کی مدد کرنا آسان ہوتا ہے تو پھر خُدا پر اعتبار کرنا کیوں اتنا مُشکل ہوتا ہے؟ اور اپنے اعتبار کو ثابت کرنے کے لئے نہ صرف الفاظ بلکہ اعمال کی ضرورت ہوتی ہے کیا ہمارا اِیمان اتنا بڑا ہے جتنا کہ رائی کا

دانہ۔ کیا ہمارا اِیمان اعمال کے بغیر ہے؟ کیا ہمارا اِیمان گلتیوں 19:5 تا 22 آیت کے مطابق ہے؟ کیا ہمارے اعمال جسم کے مطابق ہیں یا رُوح کے پھل ہیں۔ کیا اپنے پڑوسیوں کے لئے ہماری محبت ہمارے اعمال سے ظاہر ہوتی ہے؟ کیا ہم اُس کے سب حُکموں کو قائم رکھتے ہیں۔ یا صرف اُن کو جو کہ ہماری عقل کے مطابق ہوتے ہیں؟

اگر ہم سب چیزوں میں اُس کے تابعدار ہیں تو اُس پر اپنے اِیمان کو قائم رکھتے ہیں اور پھر ہمیں اُس کے وعدوں کی یقین دہانی بھی ملتی ہے۔

آیئے ہم ایک اچھی کشتی لڑیں اور اپنے آپ میں فاتح بن جائیں۔

کیا ہم اپنی طاقت پر بھروسا کرتے ہیں اور خُدا پر اِیمان نہیں رکھتے؟

یرمیاہ 5:17 آیت میں وہ ہمیں تنبیہہ کرتا ہے:

''خُداوند یوں فرماتا ہے کہ ملعون ہے وہ آدمی جو انسان پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازُو جانتا ہے اور جس کا دِل خُداوند سے برگشتہ ہو جاتا ہے۔''

ہمارا اِیمان، ہمارا بھروسا ، ہماری تابعداری اور ہماری حلیمی ، کتنے مضبوط ہیں؟ آیئے ہم روزانہ دُعا کریں کہ ہمارا اِیمان مضبوط ہو تاکہ ہم اِس حقیقت کو تسلیم کریں کہ اُس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ ہم خاک ہیں اور ہمیں پھر واپس خاک میں لوٹ جانا ہے۔ ہماری رُوح کہاں ہو گی؟ کیا ہمارا اِیمان ہمیں بچا لے گا؟ ہاں! بالکل یقین کے ساتھ اگر ہمارے اعمال خُدا کے مطابق ہیں اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ مہر شدہ رُوحوں کی حیثیت سے ہم اُس کی میراث کو حاصل کریں گے۔ اگر ہم اُس سے محبت رکھتے ہیں اور اُس کے کلام کو اپنے لئے خزانہ سمجھتے ہیں۔ اگر ہم اُس کے حُکموں کی نافرمانبرداری کرتے ہیں اور ہم اُس پر اعتبار نہیں کرتے؟ تو پھر ہم وفادار نہیں رہے۔ پھر ہم اُس کے اِن الفاظ کو سُنیں گے:

''میرے سامنے سے دُور ہو جاؤں۔ مَیں تم کو نہیں جانتا!''

ہمارے اعمال ہمارا فیصلہ کریں گے اور ہمیں آزاد کریں گے۔ ہر ایک کو موقع دیا گیا ہے۔ بڑا آسان فیصلہ ہے۔ ہم اپنے اُوپر غالب آ سکتے ہیں اور بُرائی کے باوجود وہ کر سکتے ہیں جو اچھائی ہے۔ ساری تعظیم خُدا کو دیں۔ جو کچھ بھی ہمارا ہے وہ اُس کے وسیلہ سے ہے جس میں سب سے بڑی وہ برکت ہے یعنی فضل۔

(مرحوم) اپاسٹل جے جے جوبرٹ

ساؤتھ افریقہ

زِندگی کا کلام

حوالہ: واعظ 4:9 آیت

’’چونکہ جو زِندوں کے ساتھ ہے اُس کے لئے اُمید ہے اِس لئے زِندہ کُتا
مُردہ شیر سے بہتر ہے۔‘‘

ہمارے اِس حوالہ میں سلیمان بادشاہ نے یہ الفاظ بڑے سخت لہجے میں اِستعمال کئے تاکہ وہ خُدا کی بہت بڑی برکت یعنی زِندگی کو نُمایاں کر سکے۔ اکثر ہم اِس دُنیا کی فکروں، احتیاطوں اور سرگرمیوں کی وجہ سے پریشان اور مایوس ہو جاتے ہیں۔ دوسرے لوگ قسمت کا سہارا لیتے ہیں اور اپنی زِندگی کو خطرات سے دو چار کر لیتے ہیں۔لیکن ہمارا حوالہ ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ اپنے ذہن کی کم ترین سطح پر بھی ہم بہتر زِندگی گزار سکتے ہیں بجائے اِس کے کہ ہم جنگل کے بادشاہ کی طرح اعلیٰ ترین مقام پر عزت اور وقار سے زِندگی گزاریں اور پھر مُردہ ہو جائیں۔ سلیمان نے بڑی ٹھیک بات کہی کہ زِندہ کُتا مُردہ شیر سے بہتر ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں زِندگی ہے وہاں اُمید ہے۔

اَب ہماری رُوحانی زِندگی میں بھی یہ بالکل سچ ہے۔ اگر ہم آزمائش میں پڑ گئے اور زِندگی میں غلط راہ پر لگ گئے اور کمزور ہو گئے اور ایسی چیزیں کرنے لگ پڑے جس کی وجہ سے ہم اپنے اِردگرد دوسروں سے علیحدہ ہو گئے تو لوگ ہمیں بہت بُرا سمجھنے لگیں گے یعنی کُتوں کی طرح۔ پھر بھی ہمیں زِندگی کی برکت حاصل ہے کیونکہ خُدا کی نظر میں ابھی بھی ہمیں اُمید حاصل ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب ہم اپنے آپ کو اس جگہ دیکھتے ہیں جہاں ہم اُمید کو بہتر بنا سکتے ہیں اگر ہمارا مغرور ذہن اِس کو روکتا ہے تو ہم ایک بہت بڑے موقعہ کو کھو دیتے ہیں۔ جب ہم خود دیکھتے ہیں کہ ہم کیا ہیں تو پھر ہم حلیم بن جاتے ہیں اور پھر ہم اِس پوزیشن میں آ جاتے ہیں کہ ہم خُداوند کی طرف رجوع کریں۔ ہم بائبل مقدس میں لوقا کی انجیل 23 باب میں دو ڈاکوؤں کی مثال دیکھ سکتے ہیں جو کہ مسیح خُداوند کے ساتھ صلیب دیئے گئے۔ کس طرح ایک ڈاکو نے مسیح خُداوند پر لعنت بھیجی مگر یہ نہ دیکھا کہ اُس نے اپنا موقعہ کھو دیا۔ وہ ایک مُردہ شیر بن گیا اور اپنی اُمید کو کھو بیٹھا۔ دوسرے ڈاکو نے اپنے آپ کو ایسا ہی دیکھا جیسا کہ وہ تھا۔ بے شک وہ اپنے اِردگرد کے لوگوں میں سب سے کم ترین تھا اُس نے پہلے ڈاکو سے کہا:

’’کیا تُو خُدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اُسی سزا میں گرفتار ہے؟ اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے کاموں کا بدلہ پا رہے ہیںلیکن اُس نے تو کوئی بے جا کام نہیں کیا۔ پھر اُس نے کہا اَے یسُوع جب تُو اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد کرنا۔‘‘

اِس بیان سے ہمیں تین باتیں ملتی ہیں جن سے ہم اُمید کو قابلِ عمل بناتے ہیں۔

-1 ہمیں اپنی خامیوں کو دیکھنا چاہیے اور اُن کو غلط ماننا چاہیے۔

-2 ہمیں یسُوع کی طرف مُڑنا چاہیے اور اُسے اپنا نجات دہندہ ماننا چاہیے۔

-3 ہمیں اُس سے کہنا چاہیے کہ وہ ہمیں یاد رکھے اور ہمیں اُسی وقت صاف کردے جب ہمارے اندر زِندگی کی اُمید ہے۔

ہم اُس ڈاکو کے احساسات کو دیکھ سکتے ہیں جب ہمارے خُداوند نے فرمایا:

''مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔''

اگر ہم اپنے اِقرارِ گُناہ میں مخلص ہیں تو بھی اِن احساسات کو محسوس کریں گے یعنی اِطمینان اور پھر ہمیں وہ حقیقت پتا چل جائے گی جو سلیمان نے لفظ اُمید میں بیان کی ہے۔

آیئے ہم ہمیشہ ہر روز اِس اُمید میں زِندگی بسر کریں اور کسی بھی دِن کو ضائع نہ کریں جو خُداوند نے زِندگی کے اِس بیش قیمت اِنعام میں ہمیں عطا کی ہے۔ یا جیسے پولوس رسول لکھتا ہے:

''میرے لئے زِندہ رہنا مسیح ہے۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.28 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 50:14 تا 15 آیت

''خُدا کے لئے شُکرگزاری کی قربانی گُزران
اور حق تعالٰی کے لئے اپنی مّنتیں پوری کر
اور مصیبت کے دِن مجھ سے فریاد کر
مَیں تجھے چھڑاؤں گا اور تُو میری تمجید کرے گا۔''

مسیحی زِندگی کا ایک بہت بڑا حصہ شُکر گزاری ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسیحی زِندگی شُکرگزاری کے بغیر نامکمل ہوتی ہے۔ پُرانے عہدنامہ میں بھی اِس کو مخصوص کیا گیا تھا۔

ملاکی 10:3 آیت میں ہم پڑھتے ہیں:

''پوری دہ یکی ذخیرہ خانہ میں لاؤ تاکہ میرے گھر میں خوراک ہو اور اِسی سے

میرا اِمتحان کرو رب الافواج فرماتا ہے کہ مَیں تم پر آسمان کے دریچوں کو کھول کر
برکت برساتا ہوں کہ نہیں یہاں تک کہ تمہارے پاس اُس کے لئے جگہ نہ رہے۔''

شُکرگزاری خُدا کی محبت کا نشان ہے۔ ہمارے دِل شُکرگزاری سے بھر جاتے ہیں جب ہم یوحنا 16:3 آیت کو پڑھتے ہیں:

''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اِکلوتا بیٹا بخش دیا
تاکہ جوکوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔''

یسُوع مسیح خُدا کی محبت کا زِندہ ثبوت ہے۔ اِس لئے وہ ہمیشہ اپنے آسمانی باپ کا شُکرگزار رہا اُس نے فرمایا: ''تیری مرضی پوری ہو!''

شُکرگزاری ہمارے اندر خُدا کے حُکموں کی تابعداری پیدا کرتی ہے۔

1-تمیتھیس 7:6 آیت:

''کیونکہ نہ ہم دُنیا میں کچھ لائے اور نہ کچھ اُس میں سے لے جا سکتے ہیں۔''

ہمیں خُدا کے فضل کا شُکرگزار ہونا چاہیے کہ اُس نے ہمیں زِندگی کی نعمت دی۔ زِندگی کتنی اہم ہے یہ اُس آدمی سے پوچھیں جو بسترِ مرگ پر پڑا ہے۔ اُس کے رشتہ دار اور اُس کے دوست ڈاکٹروں اور دوائیوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ خُون دیتے ہیں تاکہ وہ زِندہ رہ سکے۔ ہمیں اپنی زِندگی کے ہر لمحے کے لئے خُدا شُکر ادا کرنا چاہیے۔

ہماری زِندگی کی برکتیں بے شمار ہیں مثلاً ،خوشی، اِطمینان، خوش حالی، دولت، صحت، دانائی اور سب سے بڑھ کر خُدا کی محبت۔ یہ سب خُدا کی شان دار نعمتیں ہیں اور سب خُدا کے حُکموں کی تابعداری سے ملتی ہیں جیسے جیسے ہم خُدا کے نزدیک آتے ہیں وہ بھی ہمارے نزدیک سے نزدیک تر ہوتا جاتا ہے اور ہمیں اپنی برکتوں سے مالامال کرتا ہے۔

آخر میں ہمیں دوسروں کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا چاہیے کہ خُدا نے دوسروں کو بہت کچھ دیا ہے مگر ہمیں کچھ بھی نہیں مگر یاد رکھیں خُدا ہر ایک کو اُس کی ضرورت کے مطابق دیتا ہے۔ اِس لئے ہمیں ہمیشہ ہر چیز کے لئے خُدا کا شُکر ادا کرنا چاہیے جن میں سے بہت ساری چیزوں کے ہم حق دار بھی نہیں ہوتے۔ ہم اپنی زِندگی میں خُداوند یسُوع مسیح کے فضل سے رُوح القدس کی نگرانی میں جو کہ ہمارا مددگار ہے زِندگی کے آخر تک اپنے خُداوند کی آمد تک اُس کا شُکر ادا کرتے رہیں اِس لئے آیئے ہم خُداوند کی شُکرگزاری کریں۔

ایلڈر ارنسٹ ریاض
پاکستان

زِندگی کا کلام

حوالہ: 2-کرنتھیوں 1:12 تا 5 آیت

''مجھے فخر کرنا ضرور ہوا اگرچہ مفید نہیں۔ پس جو رویا اور مُکاشفے خُداوند کی طرف سے عنایت ہوئے اُن کا مَیں ذکر کرتا ہوں۔ مَیں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکا یک تیسرے آسمان تک اُٹھا لیا گیا نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم بغیر بدن کے یہ خُدا کو معلوم ہے۔ اور مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اُس شخص نے (بدن سمیت یا بغیر بدن کے یہ مجھے معلوم نہیں۔ خُدا کو معلوم ہے)۔ یکا یک فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سُنیں جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمی کو روا نہیں۔ مَیں ایسے شخص پر تو فخر کروں گا لیکن اپنے آپ پر سوا اپنی کمزوریوں کے فخر نہ کروں گا۔''

اس حوالہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ کئی سال بعد پولوس رسول اپنی رویا کو ظاہر کرتا ہے جو اُسے پہلے دی گئی۔ آج بھی دُنیا میں لوگ موت کے بعد کچھ تجربات اور احساسات بیان کرتے ہیں اور جب وہ دُنیا میں واپس لائے جاتے ہیں تو وہ اپنی رویا کو ظاہر کرتے ہیں۔ کلیسیاء میں بھی کچھ لوگ یہ بیان کرتے ہیں۔ یہ ایک نئی برکت ہے جو کلیسیا کو دُنیا کے لئے دی گئی ہے۔ پہلے کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا کہ کوئی موت کے بعد اپنے تجربے کو بیان کرے۔ لیکن اب بنی نوع انسان کے لئے ایک نئی اُمید دِلائی گئی ہے کہ وہ فردوس میں نئی جگہ پر اِنتظار کے لئے جائیں گے یہاں ہم پولوس رسول کے تجربے کے متعلق پڑھتے ہیں جب اُس کے ساتھ ایسے ہوا اور وہ اپنے سفر کے متعلق بیان کرتا ہے۔ ہم اُس عرصے کے متعلق جانتے ہیں اور اُن حالات کو دیکھتے ہیں جو اُس وقت موجود تھے اور ہم اعمال 8:14 تا 20 آیت میں اِس واقعہ کا ذکر اِس طرح پڑھتے ہیں:

''اور لُسترہ میں ایک شخص بیٹھا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔ وہ جنم کا لنگڑا تھا اور کبھی نہ چلا تھا۔ وہ پولوس کو باتیں کرتے سُن رہا تھا اور جب اُس نے اُس کی طرف غور کر کے دیکھا کہ اُس میں شفا پانے کے لائق اِیمان ہے۔ تو بڑی آواز سے کہا کہ اپنے پاؤں کے بل سیدھا کھڑا ہو جا۔ پس وہ اُچھل کر چلنے پھرنے لگا۔ لوگوں نے پولوس کا یہ کام دیکھ کر لُکاُنیہ کی بولی میں بلند آواز سے کہا کہ آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ اور اُنہوں نے برنباس کو زیوس کہا اور پولوس کو ہرمیس۔ اِس لئے کہ یہ کلام کرنے میں سبقت رکھتا تھا۔ اور زیوس کے اُس مندر کا پجاری جو اُس کے شہر کے سامنے تھا بَیل اور پھولوں کے ہار پھاٹک پر لا کر لوگوں کے ساتھ قربانی کرنا چاہتا تھا۔ جب برنباس اور پولوس رسولوں نے یہ سُنا تو اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کُودے اور پکار پکار کر۔ کہنے لگے کہ لوگو! تم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمہارے ہم طبیعت

اِنسان ہیں اور تمہیں خوش خبری سُناتے ہیں تا کہ اِن باطل چیزوں سے کنارہ کر کے اُس زِندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ اُس نے اگلے زمانہ میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ تو بھی اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا چنانچہ اُس نے مہربانیاں کیں اور آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے اور تمہارے دِلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دیا۔ یہ باتیں کہہ کر بھی لوگوں کو مُشکل سے روکا کہ اُن کے لئے قربانی نہ کریں۔

''پھر بعض یہودی انطاکیہ اور اِکُنیم سے آئے اور لوگوں کو اپنی طرف کر کے پولوس کو سنگسار کیا اور اُس کو مُردہ سمجھ کر شہر کے باہر گھسیٹ لے گئے۔ مگر جب شاگرد اُس کے گردا گرد آ کر کھڑے ہوئے تو وہ اُٹھ کر شہر میں آیا اور دوسرے دِن برنباس کے ساتھ دربے کو چلا گیا۔''

ہم دیکھتے ہیں کہ پولوس رسول کو سنگسار کیا گیا اور اُنہوں نے سمجھا کہ وہ مر گیا ہے۔ وہ اُس کے جسم کو گھسیٹ کر شہر سے باہر لے گئے۔ اِس عرصے میں اُس نے موت اور زِندگی کا تجربہ کیا۔ اُسے تیسرے آسمان تک لے جایا گیا۔ وہاں اُس نے فردوس کا مشاہدہ کیا۔ اُس کو یہ بتایا گیا کہ کوئی آدمی اِس کو بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کوئی اِلفاظ اِس کی سمجھ کو بیان نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کوئی اِنسان اِس کی خوب صورتی اور برکت کو بیان کر سکتا ہے پھر خُدا اُس کو واپس زِندگی میں لے آیا کیونکہ شاگرد اُس کے اِرد گرد جمع ہو گئے تھے۔

یہ ایسا آدمی تھا جس کو سنگسار کر کے مار دیا گیا مگر وہ کھڑا ہو گیا اور چل کر شہر میں آیا۔ اُس کا یہ تجربہ ایک خاص وجہ سے تھا تا کہ کلیسیاء کو فردوس اور اُس کی خوب صورتی کے متعلق بتائے۔

ہم پڑھتے ہیں کہ بعد میں کئی سال تک رسول نے یہ بتانے سے اِنکار کیا۔ اُس نے خُداوند کو بھی یہ کہا کہ وہ دوسروں کو بتانے سے ڈرتا تھا تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ایک دیوتا تھا۔

جیسا کہ اُس دن ہوا جب یہ واقعہ ہوا تھا۔ اُس نے تین دفعہ اِنکار کیا۔ اُس نے کہا یہ ایک کانٹے کی طرح ہے۔ تین دفعہ اُس نے تعلیم کی خاطر یہ بیان کیا لیکن پھر وہ واپسی قدم آ گیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جو کچھ اُس نے دیکھا اُس کی وجہ سے اُس کی عزت افزائی ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُن تکلیفوں کو ترجیح دے جو وہ خُداوند کی خاطر اُٹھاتا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ آج توبہ کی کتنی ضرورت ہے۔ اُس نے خُداوند کے سامنے اِقرار کیا کہ تین دفعہ اُسے لڑ لڑ کر اِنکار کرنا پڑا۔ خُداوند نے اُسے کہا میرا فضل ہی تیرے لئے کافی ہے اور مَیں تیری کمزوریوں میں تجھے مضبوط کروں گا۔

ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کوئی ہم جیسا اِنسان نہیں تھا بلکہ اِیمان میں مضبوط شخص پولوس رسول تھا۔ ہم اُس کے اِس تجربے کو سمجھ سکتے ہیں۔ دُنیا میں پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا اور یہ آج بھی جاری ہے کہ کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ جب وہ اِس دُنیا کو چھوڑ چکے تھے اُنہوں نے شان دار روشنیاں اور جلالی چیزیں دیکھیں۔ اِس سے پہلے کہ وہ واپس اِس دُنیا میں آئیں۔

اِیمان کی رُو سے ہم اِن چیزوں کو مانتے ہیں جیسا کہ پولوس رسول نے فردوس کو خود دیکھا۔ ہم نے یہ بھی سُنا کہ یہ اِنتظار کرنے کی جگہ ہے لیکن یہ برکتوں والی جگہ بھی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم اپنے خُداوند کے واپس آنے تک اُس کا اِنتظار کریں گے۔ اور پھر اُن رُوحوں کے ساتھ مُردوں کی قیامت میں آئیں گے۔ پھر وہ کامل کیئے جائیں گے۔ ہمیں کبھی شک نہیں کرنا چاہیے کہ کلیسیاء کا جی اُٹھنا اُس وقت یقینی ہوگا جب ہمارا خُداوند واپس آئے گا۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.30 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: افسیوں 17:6 آیت

’’اور نجات کا خود اور رُوح کی تلوار جو خُدا کا کلام ہے لے لو۔‘‘

ہر روز ہمیں اِیمان کی جنگ لڑتے رہنا چاہیے۔ ہم فتح مند ہوں گے اگر ہم رُوح کے ہتھیار جو خُداوند اپنے لوگوں کے لئے مُہیا کرتا ہے باندھ لیتے ہیں۔

ہمارے حوالہ میں خُدا کے کلام کو رُوح کی تلوار کہا گیا ہے۔ مبارک ہے وہ جو اِس کا اچھا اِستعمال کرتا ہے۔

عبرانیوں 12:4 آیت میں ہم پڑھتے ہیں:

’’کیونکہ خُدا کا کلام زِندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور رُوح اور بند بند اور گُودے کو جُدا کر کے گزر جاتا ہے اور دِل کے خیالوں اور اِرادوں کو جانچتا ہے۔‘‘

اِس لئے خُدا کے کلام کو ہر اِیمان دار کے دل میں گزر جانا چاہیے اور بہت برکت کا باعث ہونا چاہیے۔ ہم کلام میں نہ صرف خُدا کے اِلفاظ کے متعلق پڑھتے ہیں بلکہ ہم اِسے رُوح القدس کے کاموں میں دیکھ بھی سکتے ہیں اور یہ ہمارے اندر مکمل ہوتا ہے۔

پطرس رسول نے پہلے ہی خُدا کے بچوں کو لکھا۔

1- پطرس 25:1 آیت:

’’لیکن خُداوند کا کلام اَبد تک قائم رہے گا۔ یہ وہی خوش خبری کا کلام ہے جو

تمھیں سُنایا گیا تھا۔''

اِس کو خُدا پر بھروسے سے قبول کرنا چاہیے۔

ناحوم 7:1 آیت:

''خُداوند بھلا ہے اور مصیبت کے دِن پناہ گاہ ہے۔ وہ اپنے توکل کرنے والوں کو جانتا ہے۔''

یہ پرانے الفاظ ہیں مگر آج بھی موثر ہیں۔ خُدا کے کاموں کا تعین اُس کی راست بازی اور اچھائی سے ہوتا ہے۔ سب لوگ اِس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں مگر صرف تھوڑے سے لوگ اِس کو پہچانتے ہیں۔

متی 45:5 آیت:

''تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سُورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔''

صرف اُس پر اِیمان رکھنے والے اِس بات کو مانتے ہیں۔

رومیوں 22:11 آیت:

''پس خُدا کی مہربانی اور سختی کو دیکھ۔ سختی اُن پر جو گر گئے ہیں اور خُدا کی مہربانی تجھ پر بشرطیکہ تُو اُس مہربانی پر قائم رہے ورنہ تُو بھی کاٹ ڈالا جائے گا۔''

وہ ہمارا قلعہ ہے۔ اور ہماری پناہ گاہ اور محفوظ جگہ۔ یہ اُس کے بیٹے کے لوگ ہیں جن کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی ہے۔

زبور 2:18 آیت:

''خُداوند میری چٹان اور میرا قلعہ اور میرا چُھڑانے والا ہے۔
میرا خُدا۔ میری چٹان جس پر میں بھروسا رکھوں گا۔
میری سپر اور نجات کا سینگ۔ میرا اُونچا بُرج۔''

اِس لئے کوئی تکلیف نہیں کیونکہ تکلیف تو دُنیا کی چیزوں سے ہوتی ہے سب سے بڑی تکلیف اُس وقت ہوتی ہے جب رُوح کو اذیت ملتی ہے اور اُس کی خُدا سے فاصلے اور جُدائی ہے۔ جس کی وجہ سے بیماری پیدا ہوتی ہے جیسے کہ بے اِطمینانی اور نااُمیدی۔ صرف خُداوند ہی اِس سے شفا اپنے کلام کے وسیلے سے دے سکتا ہے۔

ہر رُوح کے لئے یہ فائدے کی بات ہے کہ وہ خُدا کے گھر میں آئے تا کہ اُس کا کلام شفا دینے والی ندی کی طرح اُس کو دھو ڈالے۔

جو خُداوند پر اِیمان رکھتے ہیں وہ اُس کا اِقرار بھی کرتے ہیں۔

متی 10:32 آیت:

''پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اِقرار کرے گا مَیں بھی اپنے باپ کے
سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اِقرار کروں گا۔''

یہ خُدا کے بیٹے کے الفاظ ہیں جس نے ہمارے لئے فیصلہ کن بیان دیا۔ کیونکہ وہ باپ کے سامنے اُس کا اِقرار کرے گا۔ 1-یوحنا 2:1 آیت

اِس لئے ہمیں خوشی اور غمی میں لوگوں کے سامنے اُس کا اِقرار کرنا چاہیے تا کہ ہم وفاداری سے اُس کے پیچھے چلیں۔ اِس طرح خُداوند کے لئے ہم آسانی کر دیتے ہیں کہ وہ خُدا کے سامنے ہمارا اِقرار کرے اور ہماری نمائندگی کرے۔

عبرانیوں 9:24 آیت:

''کیونکہ مسیح اُس کے ہاتھ کے بنائے ہوئے پاک مکان میں داخل نہیں ہوا جو
حقیقی پاک مکان کا نمونہ ہے بلکہ آسمان ہی میں داخل ہوا تا کہ اَب خُدا کے رُوبرُو
ہماری خاطر حاضر ہو۔''

بشپ ایڈون ریاض
کینیڈا

Word of Life No.31 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: یرمیاہ 18:1 تا 6 آیت

''خُداوند کا کلام یرمیاہ پر نازل ہوا۔ کہ اُٹھ اور کمہار کے گھر جا اور مَیں وہاں
اپنی باتیں تجھے سُناؤں گا۔ تب مَیں کمہار کے گھر گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہ چاک پر
کچھ بنا رہا ہے۔ اُس وقت وہ مٹّی کا برتن جو وہ بنا رہا تھا اُس کے ہاتھ میں بگڑ گیا۔
تب اُس نے اُس سے جیسا مناسب سمجھا ایک دوسرا برتن بنا لیا۔
''تب خُداوند کا یہ کلام مجھ پر نازل ہوا۔ کہ اَے اِسرائیل کے گھرانے کیا مَیں
اِس کمہار کی طرح تم سے سلوک نہیں کر سکتا ہوں؟ خُداوند فرماتا ہے دیکھو جس طرح مٹی
کمہار کے ہاتھ میں ہے اُسی طرح اَے اِسرائیل کے گھرانے تم میرے ہاتھ میں ہو۔''

اگرچہ یہ پیغام اُس وقت کے بنی اِسرائیل کے لئے تھا مگرابھی ہمارے لئے اِس کا وہی مقصد ہے کیونکہ ہم سب خُدا کے ہاتھ میں ہیں۔

حال ہی میں فن پاروں کے ایک مرکز میں ایک نئے فن کا مظاہرہ کیا گیا جو کہ بہت قیمتی تھا اور جس کو سمندری شیشے یا ساحلی شیشے کا فن کہتے ہیں۔ یہ شیشے کے مختلف رنگ دار ٹکڑوں سے مِلا کر بنایا گیا تھا۔ جن ٹکڑوں کو شیشے کے برتن بنانے والوں نے ردّ کر کے پھینک دیا تھا کیونکہ اَب اُن کا مزید کوئی اِستعمال نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ٹُوٹے پھُوٹے ٹکڑے سمندر میں گر گئے اور اُن کا سفر نئے سِرے سے شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے لہروں نے اُن کو اِدھر اُدھر بے ترتیبی کے ساتھ پھینکا اُن کے سامنے والے حصے ریت میں دھنس گئے اور وہاں پر اُن کی سطح ہموار ہو گئی اور کنارے گول ہو گئے۔ نتیجہ ایک خوب صورت چیز میں نظر آیا۔ وہ خوبصورت ہیرے بن گئے تھے جنہیں سمندری شیشے کے ہیرے کا نام دیا گیا۔ اُنہیں ایک نئی زِندگی مل گئی اور اُن کو اِکٹھا کرنے والوں نے خوب صورت فن پاروں میں اُنہیں تبدیل کر دیا۔

اِسی طرح ایک ٹُوٹی پھُوٹی زِندگی ہمارے خُداوند کی محبت اور فضل سے نئے طور پر بحال ہو سکتی ہے۔ ہمارے حوالے میں یہ بتایا گیا ہے کہ یرمیاہ نبی نے کمہار کو برتن بناتے دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ اگر کوئی برتن ویسا نہیں بنتا جیسا کہ وہ چاہتا تھا تو وہ اُسے دوبارہ ایک نئی شکل دے دیتا۔ خُدا نے واضح کر دیا کہ ہم بھی اُس کے ہاتھ میں مٹّی کی مانند ہیں۔ اور وہ ہمیں ایسی شکل دینے کی طاقت رکھتا ہے جو اُس کی نظر میں بہترین ہے۔

اِیمان اور یقین کے ساتھ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم کبھی بھی اِتنے بُرے نہیں ہوتے کیونکہ خُدا ہمیں نئی شکل دے کر اچھا بنا سکتا ہے۔ وہ ہم سب سے محبت کرتا ہے اور ہماری ماضی کی غلطیوں کے باوجود اِس قابل بنا دیتا ہے کہ ہم اُس کی نظر میں خوش گوار بن جاتے ہیں۔ صرف اگر ہم یسُوع مسیح کے فضل کے پاس آ جائیں۔

اِس حوالے کی روشنی میں دُنیا میں یہ گیت بڑی کثرت سے گایا جاتا ہے۔

”اَے خُداوند اپنا راہ اپنے بندے نوں دِکھا۔
ہم مٹّی ہیں تُو کمہار ہمارا ہے۔
ہمیں اپنی مرضی کے مطابق ڈھال دے
مَیں تیرا اِنتظار کر رہا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں
اور پھر بھی کرتا رہوں گا۔“

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: عبرانیوں 12:6 آیت

’’کیونکہ جس سے خُداوند محبت رکھتا ہے اُسے تنبیہہ بھی کرتا ہے اور جس کو بیٹا
بنا لیتا ہے اُس کے کوڑے بھی لگا تا ہے۔‘‘

کسی کی اِصلاح کرنا ہمیشہ خوش گوار تجربہ نہیں ہوتا لیکن یہ فکر کرنے کی بات ہے اگر خُدا ہماری اِصلاح کرنا چھوڑ دے۔ یہ حقیقت کہ وہ ابھی بھی ہماری اِصلاح کرتا ہے۔ اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ شاید اُس کی کوششیں کامیاب ہو جائیں۔

کیا آپ نے یہ مثال سُنی ہے: ’’بُرے انڈوں سے بچے نہیں نکل سکتے۔‘‘ بہت سال ہوئے مَیں ہم خدمت بھائیوں کی میٹنگ کرا رہا تھا تو ایک پریسٹ صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے کیونکہ مَیں اُن کی رائے سے اِختلاف کر کے بہتر نظام دینا چاہتا تھا۔ جب اُس نے اپنی ناراضگی دِکھائی تو مَیں نے اُن سے سوال کیا: ’’کیا آپ کو احساس نہیں کہ مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کو بہتر طریقہ بتانا چاہتا ہوں؟‘‘ پھر مَیں نے اُسے انڈوں کی تمثیل سُنائی۔ وہ مُسکرایا اور اِس طرح خاموشی ٹُوٹ گئی۔ وہ ایک اچھا پریسٹ تھا اور مَیں جانتا تھا۔

’’زِندگی کا کلام‘‘ کے جتنے پیغام مَیں اپنی وفادار سیکرٹری یعنی اپنی بیوی کو لکھاتا ہوں وہ اُن کو خوب صورت کر کے اُنہیں ٹائپ کر کے مجھے دِکھاتی ہے۔ اور کمپیوٹر سے نکال کر مَیں اُنہیں بڑے غور سے پڑھتا ہوں۔ چھوٹی سے چھوٹی غلطی کو بھی نوٹ کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کوئی سپیلنگ کی غلطی ہو یا کوئی لفظ رہ گیا ہو۔ یا ٹائپنگ کی غلطی ہو یا کہیں کاما لگانے کی بجائے فل سٹاپ لگا دیا گیا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہماری اتنی گہری پروف ریڈنگ کے باوجود پھر بھی کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے کیونکہ کوئی اِنسان کامل نہیں ہے۔ اگر ہم لکھے ہوئے مواد کے متعلق اِتنے فکرمند ہوتے ہیں تو پھر ہمیں غیرفانی رُوحوں کے متعلق کتنا فکر کیوں نہ کرنا چاہیے۔

مجھے یاد ہے بہت سال پہلے مَیں ہسپتال میں اپنے بائیں گھٹنے کے آپریشن کے لئے گیا۔ اِس سے پہلے کہ میں آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا نرس نے کپڑے کی پٹی میرے بائیں ٹخنے پر باندھ دی جس کے ساتھ آپریشن کے متعلق کچھ تفصیلات تھیں۔ مَیں نے نرس سے پوچھا کہ وہ کیا کر رہی تھی۔ اُس نے مجھے بتایا کہ ہم بہت زیادہ محتاط ہوتے ہیں تاکہ کسی غلطی کو روکا جائے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ڈاکٹر غلط ٹانگ کا آپریشن کر دے!

غلطی ہو جانے کے بعد یہ کہنا بڑا آسان ہے ’’آئی ایم سوری۔‘‘ مجھے بہت افسوس ہے لیکن اُس نقصان کی تلافی کرنا نہ

صرف مُشکل بلکہ ناممکن بھی ہوسکتا ہے۔ کیا کبھی کسی نے ٹُوٹے ہوئے شیشے کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ہماری زِندگیاں شروع سے لے کر آخر تک ایک مسلسل عمل ہیں۔ ہم آہستہ آہستہ مشاہدے سے اپنے کردار کی اصل صورت کو اِختیار کرنے سے اپنی غلطیوں کی اِصلاح کر کے سیکھ سکتے ہیں۔ جب مَیں اپنی گاڑی چلاتا ہوں، مَیں اپنی گاڑی کو بار بار نئے سِرے سے جوڑنا شروع نہیں کرتا بلکہ مَیں اُس علم مہارت سے فائدہ اُٹھاتا ہوں۔ خُدا نے بنی نوع اِنسان کو ایک بہت بڑا تحفہ دیا کہ وہ اپنے علم کو ایک دوسرے کو تحریری یا زبانی یا کسی اور طریقے سے دوسروں کو مُنتقل کریں۔ واقعی یہ کہا جاتا ہے کہ قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ اِنسانی ذہن ایک بہت بڑا تحفہ ہے جو ہمیں دوسرے جان داروں سے ممتاز کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ خُدا نے ہمارے اندر غیرفانی رُوح ڈال دی ہے۔

جب خُدا ہماری زِندگی کو ہِلا کر اِصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بالکل صحیح سمت میں لے کرجاتا ہے جس سے شاید ہماری اُنگلیاں تو جل جائیں لیکن ہم آخرکار قابُو پا لیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے یہ ہماری مرضی ہو یا خُدا کی مرضی نہ ہو۔ خُدا نے ہمیں خودکار مشین یا روبوٹ نہیں بنایا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی حکمت کو حاصل کریں اور اپنی مرضی کو اُس کے تابع کریں۔

اِصلاح خُدا کے فضل اور رحم کا اِظہار ہے۔

اپاسٹل بل ایری (مرحوم)

یونائیٹڈ کنگ ڈم (یوکے)